طرح بن جائے گی؟ اس سے بچنے کی صورت یہ نہیں ہے کہ متن بھی لازماً شائع کیا جائے بلکہ یہ ہے کہ خدا کا خوف رکھنے والے لوگ پوری احتیاط اور جانچ پڑتال کے بعد تراجم شائع کریں۔

ایک اندیشہ یہ ہے کہ صرف ترجمے کی اشاعت سے الفاظ قرآن سے بے توجہی پیدا ہو گی اور اس کی اہمیت کم ہو جائے گی۔ یہ اندیشہ بھی صحیح نہیں ہے۔ جہاں تک غیر مسلموں کا تعلق ہے امید یہ ہے کہ وہ ترجمہ پڑھ کر اصل قرآن کی طرف متوجہ ہوں گے اور اس کی اہمیت ان کے دلوں میں قائم ہو گی۔ آج ان کے دل اس کی اہمیت سے اس لیے خالی ہیں کہ وہ نہیں جانتے کہ قرآن میں کیا ہے، جب انھیں معلوم ہو گا کہ اس کتاب میں ایسے حقائق بھرے ہوئے ہیں جن کی انسان کو سب سے زیادہ ضرورت ہے تو فطری طور پر وہ قرآن کی عظمت و اہمیت کے قائل ہو جائیں گے۔ باقی رہے وہ مسلمان جو قرآن پڑھنا نہیں جانتے تو انھیں بھی ترجمہ پڑھ کر قرآن کی طرف توجہ ہو گی اور اس کے الفاظ سیکھنے اور پڑھنے کا شوق پیدا ہو گا۔ غرض یہ ہے کہ محض کسی ایسی کتاب سے جس میں قرآن کا متن بھی ہو اور ترجمہ بھی، الفاظ قرآن کی اہمیت پیدا نہیں ہوتی۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ان اندیشوں میں سے کوئی اندیشہ ایسا نہیں ہے جو ترجمہ بلامتن کی عدم اشاعت کے لیے دلیل بن سکے۔ یہ وجوہ ہیں جن کی بنا پر میرے نزدیک خصوصیت کے ساتھ غیر مسلموں کی ضرورت و طلب کے پیش نظر ترجمہ بلامتن شائع کرنے کی پوری گنجائش موجود ہے۔ (سید عروج احمد قادری)

رسول اللہؐ نے سفر میں سنتیں بھی پڑھی ہیں

سفر میں بعض لوگ منزل مقصود پر پہنچ جانے کے بعد بھی صرف فرض نمازیں ادا کرتے ہیں، فرض نمازوں سے پہلے یا اس کے بعد جو سنتیں ہیں وہ نہیں پڑھتے۔ ہم لوگ سنتیں بھی پڑھتے ہیں۔ ایک بار بعض ایسے لوگوں سے جو مسافرت میں سنتیں نہیں پڑھتے، پوچھا گیا کہ کیوں نہیں پڑھتے تو انھوں نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں سنتیں نہیں پڑھی ہیں۔ اگر واقعہ یہی ہے کہ آپؐ نے سفر میں سنتیں کبھی نہیں پڑھی ہیں تب تو ہم لوگوں کا عمل خلاف سنت ہے۔ مہربانی کر کے احادیث کے حوالوں کے ساتھ واضح کیجیے کہ واقعہ کیا ہے؟

احادیث کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافرت میں سنتیں بھی پڑھی ہیں۔ میں ذیل میں چند احادیث کے ترجمے پیش کرتا ہوں۔

(۱) "حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بخاری و مسلم اور نسائی میں روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے سفر میں بھی فجر کی دو سنتیں کبھی ترک نہیں کی ہیں"۔

(۲) "حضرت عبداللہؓ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرو سفر دونوں میں نمازیں پڑھی ہیں تو میں نے آپؐ کے ساتھ حضر میں ظہر کے چار فرض کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ اسی طرح سفر میں ظہر کے دو فرض کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔ اس کے بعد آپؐ نے اور کوئی نماز نہیں پڑھی اور آپؐ کے ساتھ مغرب کی نماز حضرو سفر دونوں میں تین رکعتیں پڑھی ہیں اور اس میں حضرو سفر میں کمی نہیں ہوتی اور یہ وتر النہار ہے اور فرض مغرب کے بعد دو رکعتیں پڑھی ہیں"۔ (ترمذی باب ماجاء فی التطوع فی السفر)

(۳) "عطاء سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ مکہ میں جمعہ کے فرض کے بعد اپنی جگہ سے ذرا اور آگے بڑھ کر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ پھر ذرا اور آگے بڑھ کر چار رکعتیں پڑھتے تھے اور جب وہ مدینے میں ہوتے تھے تو نماز جمعہ کے بعد اپنے گھر واپس آکر دو رکعتیں پڑھتے اور مسجد میں نہیں پڑھتے تھے۔ جب اس کے بارے میں ان سے پوچھا گیا تو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے"۔ (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ)

(۴) "حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جب تطوع (فرض کے علاوہ کوئی دوسری نماز) کا ارادہ فرماتے تھے تو اپنی اونٹنی کے ساتھ قبلہ رو ہو کر تکبیر تحریمہ کہتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے خواہ اونٹنی کا رخ اب کسی طرف ہو"۔ (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ)

(۵) "حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ میں اٹھارہ سفروں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا ہوں۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ آپ نے آفتاب ڈھلنے کے بعد کی دو رکعتیں ترک کی ہوں"۔ (ترمذی، ابوداؤد)

ان احادیث میں فجر سے پہلے کی سنتوں اور نماز ظہر و مغرب کے بعد کی سنتوں اور ان کے علاوہ نماز جمعہ کے بعد کی سنتوں کی صراحت ہے۔ نماز ظہر سے پہلے اور نماز عشاء کے بعد کی سنتوں کی صراحت ابھی مجھے نہیں مل سکی ہے لیکن حضرت عائشہؓ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر سے پہلے کی چار رکعتوں اور اس کے بعد کی دو رکعتوں کو کبھی ترک نہیں فرماتے تھے۔ اگرچہ اس حدیث میں حالت سفر کی صراحت نہیں ہے لیکن اس کی بھی کوئی وجہ نہیں کہ ہم حالت سفر کو مستثنیٰ کر دیں۔ جب حضورؐ زوال کے بعد کی دو رکعتیں سفر میں بھی ترک نہیں فرماتے تھے جیسا کہ اوپر حضرت براء بن عازبؓ کی حدیث میں گزر چکا تو قیاس کا تقاضا یہی ہے کہ آپؐ ظہر سے پہلے کی سنتوں کو بھی ترک نہ فرماتے ہوں گے۔ اسی طرح آپ کے معمولات سفر کو دیکھتے ہوئے اس کی بھی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی کہ عشاء کے بعد کی

سنتوں کو سفر میں ترک کر دیتے ہوں گے۔ جس ذات گرامی کا حال یہ ہو کہ اثنائے سفر میں اونٹنی کی پیٹھ پر بھی نمازوں میں مشغول رہتی ہو، وہ منزل مقصود پر پہنچ کر سنن موکدہ کس طرح ترک کر دے گی۔ بہرحال اوپر جن احادیث کے ترجمے پیش کیے گئے ہیں ان سے بغیر کسی اشتباہ کے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں بھی سنتیں پڑھتے تھے۔

آپ کا جواب ختم ہوا لیکن اخیر میں اس کی طرف بھی اشارہ کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں سنتیں نہیں پڑھی ہیں، اس کی وجہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ بعض لوگوں کو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی ایک حدیث سے غلط فہمی ہوئی ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا ہے۔ آپ صرف فرض ادا فرماتے تھے۔ فرض سے پہلے اور اس کے بعد کی سنتیں نہیں پڑھتے تھے اور یہی عمل ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کا بھی تھا۔ ان کی اس حدیث سے بعض لوگوں نے غلط طور پر یہ سمجھ لیا کہ انھوں نے یہ بات مطلقاً کہی ہے۔ حالانکہ انھوں نے اثنائے سفر میں نماز کے بارے میں یہ بات کہی تھی۔ سفر کی دو حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ آدمی ابھی قطع مسافت کر رہا ہو اور منزل مقصود پر نہ پہنچا ہو اور دوسری یہ کہ جہاں جانا چاہتا تھا، وہاں پہنچ چکا ہو۔ حضرت ابن عمرؓ نے اس حدیث میں جو بات کہی ہے اس کی مراد یہ ہے کہ اثنائے سفر میں جب کہ سفر جاری ہو، نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین سنتیں نہیں پڑھتے تھے لیکن منزل مقصود پر پہنچ جانے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنتیں پڑھی ہیں اور حضرت ابن عمرؓ بھی پڑھتے تھے جو اس حدیث کے راوی ہیں۔ (ع-ا-ق)

ترجمان القرآن حاصل کرنے کے لیے

لاہور
قومی نیوز ایجنسی
اخبار مارکیٹ،
فون : 7249813

کراچی
بک ڈسٹری بیوٹرز
خداداد کالونی،
فون : 7787137